روزنامہ ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 3 جولائی 2003ء 2 جمادی الاول 1424 ہجری 3 وفا 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 147

چاند دو ٹکڑے ہو گیا

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے جب چاند دو ٹکڑے ہوا۔ رسول اللہؐ نے ہمیں فرمایا دیکھو اور گواہ بن جاؤ۔ (یہ واقعہ ہجرت مدینہ سے قبل 9 نبوی کا ہے)

(صحیح بخاری کتاب التفسیر۔ سورۃ القمر حدیث نمبر 4487)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

شق القمر کے واقعہ پر ہندوؤں کی معتبر کتابوں میں بھی شہادت پائی جاتی ہے مہابھارت کے دھرم پرب میں بیاس جی صاحب لکھتے ہیں کہ ان کے زمانہ میں چاند دو ٹکڑے ہو کر پھر مل گیا تھا۔ اور وہ اس شق قمر کو اپنے بے ثبوت خیال سے بسوامتر کا معجزہ قرار دیتے ہیں لیکن پنڈت دیانند صاحب کی شہادت اور یورپ کے محققوں کے بیان سے پایا جاتا ہے۔ کہ مہابھارت وغیرہ پُران کچھ قدیم اور پرانے نہیں ہیں بلکہ بعض پرانوں کی تالیف کو تو صرف آٹھ سو یا نو سو برس ہوا ہے۔ اب قرین قیاس ہے کہ مہابھارت یا اس کا واقعہ بعد مشاہدہ واقعہ شق القمر جو معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھا لکھا گیا اور بسوامتر کا نام صرف بیجا طور کی تعریف پر جیسا کہ قدیم سے ہندوؤں کے اپنے بزرگوں کی نسبت عادت ہے درج کیا گیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ کی شہرت ہندوؤں میں مؤلف تاریخ فرشتہ کے وقت میں بھی بہت کچھ پھیلی ہوئی تھی کیونکہ اس نے اپنی کتاب کے مقالہ یازدہم میں ہندوؤں سے یہ شہرت یافتہ نقل لے کر بیان کی ہے کہ شہر دھار کہ جو متصل دریائے چمبل صوبہ مالوہ میں واقع ہے اب اس کو شاید دھارانگری کہتے ہیں وہاں کا راجہ اپنے محل کی چھت پر بیٹھا تھا ایک بارگی اس نے دیکھا کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور پھر مل گیا اور بعد تفتیش اس راجہ پر کھل گیا کہ یہ نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے تب وہ مسلمان ہو گیا۔ اس ملک کے لوگ اس کے اسلام کی وجہ یہی بیان کرتے تھے اور اس گردنواح کے ہندوؤں میں یہ ایک واقعہ مشہور تھا جس بنا پر ایک محقق مؤلف نے اپنی کتاب میں لکھا۔ بہرحال جب آریہ دیس کے راجوں تک یہ خبر شہرت پا چکی ہے اور آریہ صاحبوں کے مہابھارت میں درج بھی ہو گئے اور پنڈت دیانند صاحب پُرانوں کے زمانہ کو داخل زمانہ نبوی سمجھتے ہیں۔"

(سرمہ چشم آریہ۔ روحانی خزائن جلد 2 ص 126)

"جناب مقدس نبویؐ کے جب پادشاہوں کے نام فرمان جاری ہوئے۔ تو قیصر روم نے آہ کھینچ کر کہا۔ کہ میں تو عیسائیوں کے پنجہ میں مبتلا ہوں۔ کاش اگر مجھے اس جگہ سے نکلنے کی گنجائش ہوتی۔ تو میں اپنا فخر سمجھتا کہ خدمت میں حاضر ہو جاؤں اور غلاموں کی طرح جناب مقدس کے پاؤں دھویا کروں۔ مگر ایک خبیث اور پلید دل بادشاہ کسریٰ ایران کے فرمانروا نے غصہ میں آ کر آپؐ کے پکڑنے کے لئے سپاہی بھیج دیئے۔ وہ شام کے قریب پہنچے اور کہا کہ ہمیں گرفتاری کا حکم ہے۔ آپؐ نے اس بیہودہ بات سے اعراض کر کے فرمایا تم اسلام قبول کرو۔ اس وقت آپ صرف دو چار اصحاب کے ساتھ مسجد میں بیٹھے تھے مگر ربانی رعب سے وہ دونوں بید کی طرح کانپ رہے تھے۔ آخر انہوں نے کہا کہ ہمارے خداوند کے حکم یعنی گرفتاری کی نسبت جناب عالی کا کیا جواب ہے کہ ہم جواب ہی لے جائیں حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا کل تمہیں جواب ملے گا۔ صبح کو جو وہ حاضر ہوئے تو آنجنابؐ نے فرمایا کہ وہ جسے تم خداوند خداوند کہتے ہو۔ وہ خداوند نہیں ہے خداوند وہ ہے جس پر موت اور فنا طاری نہیں ہوتی۔ مگر تمہارا خداوند آج رات کو مارا گیا۔ میرے سچے خداوند نے اسی کے بیٹے شیرویہ کو اس پر مسلط کر دیا۔

سو وہ آج رات اس کے ہاتھ سے قتل ہو گیا اور یہی جواب ہے۔ یہ بڑا معجزہ تھا۔ اس کو دیکھ کر اس ملک کے ہزار ہا لوگ ایمان لائے۔ کیونکہ اسی رات درحقیقت خسرو پرویز یعنی کسریٰ مارا گیا تھا اور یاد رکھنا چاہئے کہ یہ بیان.......... احادیث صحیحہ اور تاریخی ثبوت اور مخالفوں کے اقرار سے ثابت ہے۔

(نورالقرآن نمبر 2۔ روحانی خزائن جلد 9 ص 384)

مانگنا کس کیلئے جائز ہے

حضرت قبیصہؓ سے روایت ہے کہ مجھ پر ایک چٹی پڑ گئی میں اس کی رقم کیلئے رسول اللہ ﷺ سے امداد لینے کیلئے حاضر ہوا۔ آپؐ نے فرمایا ہمارے پاس ٹھہرے رہو۔ جب کہیں سے زکوۃ کا روپیہ آوے گا تو ہم تمہیں دیں گے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ اے قبیصہؓ سوائے تین آدمیوں کے سوال کرنا کسی کیلئے جائز نہیں ہے۔ ایک وہ شخص جس پر کوئی چٹی پڑ جاوے تو اس کے لئے ضروری امداد مانگنا جائز ہے۔ بعد میں نہیں۔ دوسرا وہ شخص کہ جس پر آفت آئی کہ اس کا سارا مال تباہ ہو گیا اس کیلئے بھی جائز ہے کہ کاروبار جاری کرنے کیلئے ضروری پونجی مانگ کر گزارہ شروع کرے، تیسرا وہ شخص کہ فاقہ درپیش ہو تو وہ جب اس کی قوم کے تین سمجھدار آدمی تصدیق کریں کہ واقعہ میں فاقہ درپیش ہے تو ایسے شخص کیلئے جائز ہے کہ گزارہ کیلئے ضروری معاش کا سوال کرے۔ لیکن ان صورتوں کے سوا قبیصہ سوال کرنا حرام ہے۔ اور جو سوال کر کے کھاوے وہ حرام کھاتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الزکوۃ باب من تحل له المسئلة حدیث نمبر 1730

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے ہر شر سے بچائے۔

امتحان وظائف لجنہ اماء اللہ

وظائف لجنہ حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا امتحان 14 ستمبر 2003ء بروز اتوار صبح 00-9 بجے دفتر لجنہ پاکستان میں لیا جائے گا۔ اپنی صدر کی تصدیق ہمراہ لانی ضروری ہے۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ پاکستان)

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

(ابن رشید)

1991ء ②

30 جون تا **9** جولائی — حضور کا دورہ کینیڈا۔ جلسہ سالانہ سے خطابات۔

جون — بنگلہ دیش میں سیلاب سے تباہی۔ جماعت کی بہترین خدمات۔

5 جولائی — حضور نے خطبہ جمعہ ٹورانٹو کینیڈا میں ارشاد فرمایا جو کئی ممالک میں سنا گیا۔

5 جولائی — فرانس میں خدام الاحمدیہ کا پہلا سالانہ اجتماع۔

5 تا **7** جولائی — کینیڈا کا 15 واں جلسہ سالانہ۔ حاضری 4500۔

12 جولائی — حضور نے خطبہ جمعہ میں یہ نظریہ پیش فرمایا کہ فرعون سمندر میں ڈوب کر مرا نہیں تھا اور اس نے بعد میں روحانیت سے عاری لاش نما زندگی گزاری۔

19 جولائی — بزم شعر و ادب برطانیہ کے تحت پانچواں سالانہ مشاعرہ لندن میں منعقد ہوا۔

26 تا **28** جولائی — جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ۔ حاضری 8 ہزار سے زائد رہی۔ 11 ممالک میں حضور کے خطاب بذریعہ ٹیلی فون سنے گئے۔ حضور نے دوسرے دن کی تقریر میں فرمایا کہ جماعت احمدیہ 126 ممالک میں قائم ہو چکی ہے۔ سال رواں میں 50 ہزار کے قریب بیعتیں ہوئیں۔ 86 بیوت الذکر تعمیر ہوئیں۔ 76 بنی بنائی بیوت الذکر ملیں۔ 35 ممالک میں 85 اخبارات و رسائل 17 زبانوں میں شائع ہو رہے تھے۔ تراجم قرآن کی تعداد 44 ہو چکی ہے۔ 3 ممالک کے پریسوں نے کام شروع کر دیا ہے۔

اختتامی خطاب میں حضور نے افراد جماعت پر ہونے والے انعامات اور دشمنوں کے ساتھ خدا کی ناراضگی کے واقعات بیان فرمائے۔ دعا سے قبل اسیران راہ مولیٰ کے متعلق حضور کی تازہ نظم پڑھی گئی۔

جو درد سسکتے ہوئے حرفوں میں ڈھلا ہے

یکم اکتوبر — کیمبرج کی سنٹرل لائبریری کو جماعت کی طرف سے 22 کتب کا سیٹ بطور تحفہ دیا گیا۔

6 اکتوبر — خدام الاحمدیہ جرمنی کی دوسری مجلس شوریٰ۔

18 اکتوبر — حضور نے روس میں دعوت الی اللہ کے لئے واقفین عارضی کی تحریک فرمائی۔

25 اکتوبر — حضور نے اس دعا کی تحریک کی کہ میری زندگی میں ایک کروڑ افراد احمدی ہو جائیں۔ فرمایا گزشتہ 8 سال میں پونے 3 لاکھ بیعتوں کا تحریری ریکارڈ موجود ہے۔

24 نومبر — ساہیوال کیس کے ایک اسیر راہ مولیٰ مکرم ملک محمد دین صاحب بعمر 70 سال حالت اسیری میں انتقال کر گئے۔

13 دسمبر — حضور نے ہر ملک میں ایک مرکز دعوت الی اللہ کے قیام کی تحریک فرمائی جس میں تمام ضروری لٹریچر اور لائبریری موجود ہو

پیکرِ الفت

اس شام کے دھندلے منظر میں اک خوف و حذر کا طوفاں تھا
اس شب کی اندھیری چادر میں اک غم کا سمندر پنہاں تھا

اک سیلِ رواں تھا اشکوں کا باضبط نگاہوں کی جانب
نمناک سی آنکھوں کے پیچھے اندوہ و الم کا طوفاں تھا

وہ پیکر الفت و مہر و وفا، ہر شخص کے زخموں کا مرہم
ہر فرد کا اپنا تھا جو کبھی اب باغ جناں کا مہماں تھا

وہ داعی الی اللہ مرد خدا آپ اپنی مثال رہا ہر دم
دن بھر مصروف عمل رہتا، ہر گام وہ رشک جواناں تھا

جس نے دیکھا دل دے بیٹھا جو آ بیٹھا اٹھ کر نہ گیا
اجلاس تھا اس کا کیا پیارا سب کی تسکین کا ساماں تھا

اللہ کے گھر پروانوں سے لب ریز ہوئے گل زار بنے
آئیں گی سکینت کی خبریں ہر فرد کو اس کا ایماں تھا

ہونٹوں پہ دعائیں تھیں ہر دم دل صبر کے دامن سے لپٹے
اس حال میں صبر ملا ہم کو۔ اللہ کا ہم پر احساں تھا

گزریں جو اماوس کی گھڑیاں اک چاند افق میں در آیا
اس چاند سے دل مسرور ہوئے ہر فرد کا چہرہ شاداں تھا

وہ چشمۂ حیواں پھر سے کھلا، تجدید وفا کا اذن ہوا
از راہ کرم مولا نے کیا پورا کہ جو اس کا پیماں تھا

اخترؔ وہ مئے عرفاں اب بھی بٹتی ہے بہ فیض ایم ٹی اے
اب بھی ہے مہیا کل بھی جو مشروب طہور فراواں تھا

محمد سلیم اخترؔ

پبلشر آغا سیف اللہ ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

مکرم شیخ ناصر احمد صاحب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی محبتیں اور شفقتیں

چاہت بھری بے تکلفی کے نہ بھولنے والے واقعات

19/ اپریل 2003ء کو آسمان و زمین نے ایک عجیب نظارہ دیکھا۔ کسی گھر میں موت واقع ہو تو گھر والے اور قریبی رشتہ دار تو اشکبار ہوتے ہی ہیں لیکن دوسرے لوگ تو محض افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔ اور ان کا غم اتنا گہرا نہیں ہوتا۔ لیکن یہاں تو عجیب ماجرا تھا۔ ہر شخص عورت ہو یا مرد یا بچہ سب ہی کے غم کے پیمانے ایک جیسے ہی تھے۔ پھر یہ ایک بستی، ایک شہر، ایک ملک یا ایک براعظم کا ماجرا نہ تھا۔ یہ دنیا کے 175 ممالک کے رہنے والے کروڑوں احمدیوں کا آنکھوں دیکھا حال تھا۔ جو ایک ہی کیفیت میں تھے۔ 175 ممالک کے لوگ جو امریکہ، افریقہ، یورپ اور ایشیا میں بستے تھے ان کی نگاہیں MTA پر لگی ہوئی تھیں۔ 24 گھنٹے ان میں سے کوئی بھی MTA سے ہٹنے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

خاکسار کی لندن روانگی

صبح ہوتے ہی کوشش کرکے لندن کا ٹکٹ لیا۔ ایئر پورٹ کے لاؤنج میں اکثریت دوستوں کی ہی نظر آئی جو اشکبار آنکھوں سے اپنے پیارے محبوب کا آخری دیدار کرنے جا رہے تھے۔ ہیتھرو ایئر پورٹ لندن پہنچتے ہی جماعت کا عالمگیر مثالی اخوت کا نظارہ دیکھا۔ ڈیوٹی پر موجود خدام ایک ایک مسافر کا استقبال کر رہے تھے اور کوچز کے ذریعے ہر فرد کو رہائش گاہ پہنچانے کا بہترین انتظام تھا۔ یہ ڈیوٹی والے افراد دنیا بھر سے آنے والی Flights جو ہر 2۔3 منٹ میں آ رہی تھیں۔ ان پر آنے والے مہمانوں کا انتظام کر رہے تھے۔ اور تین چار دن تک یہ خدمت 24 گھنٹے مسلسل ہوتی رہی۔

میں یہ سوچتا رہا کہ کیا دنیا میں اس قسم کی کوئی ایک مثال بھی ہے۔ 16 گریسن ہال روڈ بیت الفضل پہنچے جہاں انسانوں کا ایک انبوہ کثیر تھا۔ میلوں تک کاروں کی لائنیں لگی ہوئی تھیں اور دوست مسلسل آ رہے تھے۔ لیکن آج یہ سب اشکبار تھے۔ ان سب کا غم مشترک تھا۔ خدا کے حضور مسلسل سجدہ ریز تھے اور زیر لب دعائیں تھیں۔

MTA پر یہ نظارہ دنیا کے کروڑوں افراد نے دیکھا جو شان و شوکت خدا تعالیٰ نے پیارے آقا کو زندگی میں عطا فرمائی تھی۔ وہی شان و شوکت ان کے آخری سفر میں عطا کی۔

تدفین کے بعد اگلے روز حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہزاروں آئے ہوئے لوگوں کو شرف ملاقات بخشا۔ پیارے حضور نے ہر فرد کو بے پناہ محبت سے گلے لگایا۔ لمبی لمبی لائنیں لگی ہوئی تھیں۔ جن میں بڑے بچے سب شامل تھے۔

حسین یادیں

چند روز بعد واپسی سفر پر جب میں جہاز میں بیٹھا تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی حسین یادیں ایک فلم کی طرح ذہن میں چلنے لگیں۔ تقریباً گذشتہ 30 سال کے لمبے عرصہ میں حضور کی خاکسار سے ملاقاتوں اور محبتوں کی کہانی تو ایک لمبی اور نہ بھولنے والی کہانی ہے۔

خلافت کے جلیل القدر عہدے سے سرفراز ہونے سے قبل مجالس سوال و جواب کا سلسلہ حضور نے شروع کیا تھا۔ خاکسار ابتدائی چند مجالس میں دوران سفر ساتھ رہا۔ میرا شوق دیکھ کر حضور مجھے اپنی کچھ کیسٹس عنایت فرماتے اور کچھ جو میرے پاس ہوتیں وہ میں آپ کو ربوہ بھجواتا۔ اس سلسلے میں خط و کتابت کا پیارا رشتہ بھی مسلسل قائم رہا۔

اس سلسلے میں پیارے آقا نے 1982ء کے ایک خط میں اس عاجز کو لکھا کہ میں تمہاری احمدیت سے محبت کو دیکھتا ہوں تو دل خدا تعالیٰ کی حمد سے لبریز ہو جاتا ہے۔ اور تمہارے ابا جان اور دادا جان یاد آ جاتے ہیں۔ یہ خط حضور کی محبت کا عظیم تحفہ تھا جو خاکسار نے بڑی عقیدت سے سنبھال کر رکھا ہے۔

ان دنوں جب ربوہ جانا ہوتا۔ دفتر وقف جدید میں سلام عرض کرنے کے لئے حاضر ہوتا۔ حضور بہت مصروف ہوتے لیکن بڑی محبت سے پیش آتے اور پھر ہمیشہ پوچھتے واپس کب جانا ہے۔ میں عرض کرتا شام کو ہی واپسی ہے۔ بڑے پیار سے فرماتے۔ اچھا واپسی میں مل کر جانا۔ واپسی پر حضور کی خدمت میں آپ کے گھر حاضر ہوتا تو کچھ نہ کچھ تحفہ عنایت فرماتے۔

ایک مرتبہ دفتر وقف جدید سے نکلتے ہوئے ارشاد فرمایا گھر آ جاؤ۔ اور حضور اپنے سائیکل پر بیٹھنے لگے۔ میں نے خدمت میں عرض کیا کہ میری کار میں آ جائیں۔ تو ہنس کر فرمایا میں تو سائیکل پر جاؤں گا۔ تم کار پر آؤ۔ دیکھتے ہیں کون پہلے پہنچتا ہے۔ یہ حضور کی اپنے خادموں کے ساتھ شفقت بھری بے تکلفی تھی۔

جب بھی خاکسار حضور کو اپنے گھر آنے کی درخواست کرتا تو اپنی بے پناہ مصروفیت کے باوجود خاکسار کا دل رکھنے کے لئے گھر تشریف لاتے اور اس دن ہم سب گھر والوں کے لئے عید کا سماں ہوتا۔

ایک موقعہ پر خاکسار کے گھر حضور تشریف لائے اور مولانا شیخ مبارک احمد صاحب مرحوم، مولانا دوست محمد شاہد صاحب اور کچھ اور دوست بھی تھے۔ حضور نے پوچھا کہ کھانا کس نے پکایا ہے۔ خاکسار نے عرض کیا کہ حضور خاکسار کی والدہ نے آج خود کھانا تیار کیا ہے۔ بہت تعریف کی۔ اور پھر کئی مواقع پر فرمایا کہ ناصر کی والدہ بہت اچھا کھانا بناتی ہیں۔ یہ حضور کی اپنے خادموں سے خاص شفقت اور دلداری تھی۔

ایک مرتبہ لاہور سے ربوہ خاکسار حضور کے ساتھ جا رہا تھا۔ بے تکلفی میں خاکسار نے ایک دو لطیفے سنائے۔ فرمانے لگے یہ لطیفے ایسے نہیں۔ پھر درست الفاظ میں لطیفہ سنایا۔

میرے کرکٹ کے شوق پر مجھے حیرت زدہ کر دیا جب کرکٹ کے بعض مشہور کھلاڑیوں کے کھیل پر ایسا تبصرہ فرمایا جو ایک ماہر کوچ ہی کر سکتا ہے۔ حضور کو خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر فن میں کمال حاصل تھا۔

اسی سفر میں جب ربوہ پہنچ کر خاکسار نے عرض کیا کہ میں ابھی واپس لاہور جا رہا ہوں تو بڑی محبت اور اصرار سے فرمایا کہ کھانا کھائے بغیر نہیں جا سکتے۔ چنانچہ جب تک میں نے کھانا کھایا ساتھ تشریف فرما رہے۔

حضور کے ادنیٰ خادم کی حیثیت سے حضور کی ان عنایات کا سوچتا ہوں تو دل بھر آتا ہے۔ جلسہ سالانہ انگلستان اکثر جانا ہوتا۔ خاکسار کی بیگم صاحبہ اور والدہ صاحبہ بھی کئی دفعہ ساتھ ہوتیں۔ ہر ملاقات کے وقت اپنی میز کی دراز کھول کر قیمتی تحائف سے لاد دیتے۔ جرمنی کے جلسہ میں خاکسار کی والدہ نے حضور کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور اپنی جائے نماز عنایت فرمائیں۔ فوری طور پر محترم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی معرفت جائے نماز بھجوائی۔

والدہ صاحبہ کو ایک قیمتی گھڑی تحفہ میں دی۔ خاندان میں جو بچہ امتحان دینے جاتا وہ حضور کی گھڑی برکت کے لئے والدہ صاحبہ سے مانگ کر لے جاتا۔ میرا ایک بھانجا جب اول آیا اور اسے گولڈ میڈل ملا۔ تو خاکسار نے جو ان دنوں لندن میں تھا حضور کی خدمت میں خوشی کی خبر بذریعہ خط پہنچائی۔ فوراً مبارکباد کا خط تحریر فرمایا۔ اور ساتھ ہی میرے بھانجے کے لئے ایک قیمتی گھڑی تحفے میں دی۔ اور ساتھ یہ ارشاد فرمایا یہ گھڑی بھجوا رہا ہوں۔ اسے کہو کہ امی کی گھڑی اب واپس کر دے۔ یہ حضور کی بے پناہ محبت اور شفقت اپنے ادنیٰ خادموں سے تھی۔

گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضور کی طبیعت ناساز تھی۔ ملاقاتوں کا زیادہ موقعہ صرف پہلی بار ملاقات کرنے والوں کے لئے تھا۔ خاکسار کو ملاقات کا بے حد شوق تھا۔ لیکن حضور کی صحت کے پیش نظر اور نظام کی اطاعت کے جذبہ سے خاکسار نے ملاقات نہ کی لیکن دل بہت اداس تھا۔ بہرحال بیت الفضل میں حضور کے پیچھے نماز پڑھ کر حضور کی زیارت ہو جاتی تھی۔

ایک دن حضور نماز پڑھا کر بیت الفضل میں ہی تھے کہ خاکسار پر نظر پڑی۔ حضور نہایت ہی محبت سے خاکسار کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور بہت ہی خوشی کے ساتھ فرمایا کہ آپ آئے ہوئے ہیں۔ مجھے تو خبر نہ تھی۔ پھر خاکسار کا حال احوال پوچھا۔ یہ دن خاکسار کی زندگی میں ایک ایسی مسرت اور شادمانی لایا۔ جس کا میں تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ میں نے اپنے خدا کا بے حد شکر ادا کیا۔ جس نے میری مراد پوری کی۔ مجھے بیت الفضل میں ہی موجود بہت دوستوں نے مبارکباد دی۔ میں کب جانتا تھا کہ یہ میری حضور سے آخری ملاقات ہوگی۔ حضور کی اپنے خادموں کے لئے یہ محبتیں یہ عنایتیں میری زندگی کا ایک قیمتی سرمایہ ہیں۔

اے خدا کے حضور جانے والے تیری یہ حسین یادیں ہمارے دل سے کبھی بھی نہ مٹ سکیں گی۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ تیری روح اب بھی ہم سے ویسی ہی محبتیں اور چاہتیں رکھے گی اگر ہم اپنی وفا، محبت اور اطاعت کے پھول اپنے پیارے خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے قدموں میں نچھاور کرتے جائیں گے۔

سو اے جانے والے ہم یہ پختہ وعدہ کرتے ہیں تاکہ تیری روح ہمیشہ مسرور رہے۔

فطرت میں نہیں تیری غلامی کے سوا کچھ
نوکر ہیں ازل سے تیرے چاکر ہیں سدا کے

خود بھوکے رہے

ابوبصرہ غفاری کا بیان ہے کہ جب وہ کافر تھے تو مدینہ میں آنحضرت ﷺ کے پاس آ کر مہمان رہے۔ رات کو گھر کی تمام بکریوں کا دودھ پی گئے۔ لیکن آپ نے کچھ نہ فرمایا۔ اور رات تمام اہل بیت نبوی بھوکے رہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد نمبر 6 ص 397)

افغانستان۔ تاریخ کے آئینہ میں

8000 قبل مسیح تا 2003ء

مرسلہ: فرید احمد صاحب

☆......8000-4000 قبل مسیح:

آثار قدیمہ کے ماہرین کے مطابق اس دور میں افغانستان میں انسانی تہذیب کے آثار دکھائی دیتے ہیں اور اسے پتھر کا زمانہ کہا جاتا ہے۔

☆......4000-3000 قبل مسیح:

اس دور میں کھیتی باڑی سے آشنا مختلف قبائل کے لوگوں نے چہل ستون (بامیان) اور آک کپرک (مزار شریف) میں اپنی آبادیاں قائم کر لی تھیں۔ اسی زمانے میں قندھار اور دیگر علاقوں میں کاشت کاری اور جانوروں کے ذریعے کام کرنے کے آثار ملتے ہیں۔

☆......3000-2000 قبل مسیح:

اس زمانے میں یہاں ہڑپہ تہذیب کے آثار ملتے ہیں کوہ ہندوکش کے پہاڑوں کے درمیان راستے بھی ملتے ہیں۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ افغانستان میں بسنے والوں نے میسوپوٹیمیا اور دیگر علاقوں سے تجارت کا سلسلہ شروع کر دیا تھا۔

☆......2000-1500 قبل مسیح:

اس دور میں آریہ، افغانستان میں آنا شروع ہوئے اور یہ سلسلہ تقریباً ایک ہزار سال تک جاری رہا۔ ہرات کو اس زمانے میں ''آریاؤں کی دھرتی'' کہا جاتا تھا۔

☆......600 قبل مسیح:

مذہبی اعتبار سے اس زمانے میں یہاں پر آگ کی پوجا کی جاتی تھی اور یہ زرتشی کہلاتے تھے۔

☆......550-331 قبل مسیح:

فارس (ایران) کے بادشاہ دارا (Darius-554-331 BC) نے افغانستان پر قبضہ کر لیا اور اسے اپنی سلطنت میں شامل کر لیا مگر اس دوران دارا اور سائرس اول کے درمیان خونخوار جنگیں بھی لڑی گئیں۔

☆......330-327 قبل مسیح:

یونان کے بادشاہ سکندر اعظم نے 331 ق م میں دارا سوئم کو شکست دی اور افغانستان و فارس (ایران) پر قبضہ کر لیا۔

☆......305 قبل مسیح:

ہندو بادشاہ چندر گپت موریہ نے افغانستان میں موجود سکندر اعظم کے جنرل سیلیکوس کو شکست دی اسی لڑائی میں چندر گپت نے 500 ہاتھی استعمال کئے اور افغانستان کو فتح کر لیا۔

☆......261 قبل مسیح:

موریہ خاندان کے شہر سے بادشاہ اشوک نے بدھ مت مذہب اختیار کر لیا اور پھر افغانستان کا ریاستی مذہب بھی بدھ مت ہو گیا۔

☆......250 قبل مسیح:

یونان کے جنرل سیلیکوس کے ایک ناظم صوبہ نے افغانستان کے صوبہ بکٹریا پر اپنی آزاد حکومت قائم کر لی اور فتوحات کا سلسلہ شروع کر دیا۔

☆......128 قبل مسیح:

وسطی چین سے آنے والے ''یوچی'' نے بکٹریا میں یونانیوں کی حکومت کا خاتمہ کیا۔

☆......225 عیسوی:

کشان خاندان نے ایک مرتبہ پھر افغانستان پر اپنا تسلط قائم کر کے وہاں بدھ مت کو رواج دیا کنشک نے اس علاقے میں اپنی مضبوط حکومت قائم کی۔ اسی نے پشاور اور کابل کے درمیان اپنا دارالخلافہ بنایا اور گندھارا تہذیب کو جنم دیا۔

☆......241 عیسوی:

فارس کے ساسانی خاندان نے کشان خاندان کے زیر اثر افغانستان کے متعدد صوبوں پر قبضہ کر لیا۔

☆......370-530 عیسوی:

وسطی ایشیا سے آنے والے ''سفید ہن'' نے افغانستان پر لشکر کشی کی اور کابل پر قبضہ کر لیا بعد ازاں غزنی میں بھی حکومت قائم کر کے بدھ ازم کا خاتمہ کرنا شروع کر دیا۔

☆......630 عیسوی:

چینی سیاح ژیوزیانگ جنوبی ایشیا کے سفر کے دوران کابل پہنچا۔ اس نے بلخ، بامیان، قندوز اور گندھارا کا تفصیلی دورہ کیا اور مہاتما بدھ اور بدھ مت پر تفصیلات اکٹھی کیں۔

☆......650-700 عیسوی:

نبی آخر الزمان حضرت محمد ﷺ کے وصال کے بعد اسلام تیزی سے پھیلنا شروع ہوا، خلفائے راشدین کے دور میں اسلام کی کرنیں کابل، ہرات اور بلخ تک بھی پہنچیں۔

☆......992-1030 عیسوی:

الپتگین نے مشرقی فارس میں بغاوت کرتے ہوئے غزنی میں اپنی حکومت قائم کی اور غزنوی حکومت کی بنیاد رکھی۔ اسی خاندان نے افغانستان میں اسلام کا بول بالا کیا۔ محمود غزنوی نے میسوپوٹیمیا سے دریائے گنگا تک اپنی حکومت کو توسیع دی اور اسے تاریخ نے بت شکن مجاہد کا نام دیا۔ اسی دور میں حضرت علی ہجویری المعروف داتا گنج بخشؒ، فردوسی، البیرونی، جیسی دینی وعلمی شخصیات نے مسلمانوں کی پوری دنیا میں دھاک بٹھا دی۔

☆......1150-1217 عیسوی:

محمود غزنوی نے 1175ء میں ہندوستان پر وسطی افغانستان کے علاقہ غزنی سے حملہ کیا۔ انہی نے 1192ء میں دوسری جنگ ترائن میں ہندو راجپوتوں کو شکست دی اور 1193ء میں دہلی پر قبضہ کر لیا۔

☆......1207 عیسوی:

معروف صوفی بزرگ حضرت جلال الدین رومیؒ نے بلخ میں جنم لیا اور پوری دنیا میں اپنا نام پیدا کیا۔

☆......1214 عیسوی:

ازبکستان کے خوارزم شاہ نے مشرقی فارس اور جنوبی افغانستان کے بعض علاقوں پر قبضہ کیا۔

☆......1220-1370 عیسوی:

منگول فوج کے کمانڈر چنگیز خان نے وسطی ایشیا کے راستے افغانستان پر حملہ کیا اور ہرات، بلخ، بامیان اور کابل میں بڑی خونریزی کی۔

☆......1271-95 عیسوی:

معروف سیاح مارکوپولو نے اٹلی سے چین کا سفر کرتے ہوئے بدخشاں کا دورہ کیا اور اپنے سفرنامے میں اس کا تفصیلی ذکر کیا

☆......1333 عیسوی:

ابن بطوطہ نے ہندوستان سے چین جاتے ہوئے ہرات اور کابل میں قیام کیا اور اپنی کتابوں میں افغانستان کی تہذیب وتمدن کا تفصیلی جائزہ لیا۔

☆......1370 عیسوی:

منگول فاتح تیمور لنگ نے بلخ میں اپنی حکومت قائم کی۔ اس نے اپنی سلطنت کو ملتان اور پنجاب تک توسیع دی۔ اس دور میں ہرات فن وثقافت کا گہوارہ بنا۔ بہزاد اس دور کا نامور مصور تھا۔ فارسی کے شاعر ملا نور الدین عبدالرحمن جامی نے بھی اسی زمانے میں اپنے جوہر دکھائے۔ اس دور میں ہرات میں عالیشان عمارتیں قائم کی گئیں۔

☆......1504 عیسوی:

مغلیہ سلطنت کے بانی ظہیر الدین محمد بابر نے 1504ء میں کابل پر قبضہ کیا۔ 1494ء میں بابر کو فرغانہ کی حکومت وراثت میں ملی تھی۔ ازبکوں سے لڑائی کی بدولت بابر بلخ، کابل اور غزنی سے ہوتا ہوا ہندوستان تک آیا اور اس نے 1526ء میں ابراہیم لودھی کو پانی پت کے میدان میں شکست دے کر ہندوستان میں مغلیہ حکومت کی بنیاد رکھی۔

☆......1510 عیسوی:

فارس کے صفوی خاندان نے ہرات پر قبضہ کر لیا اور افغانستان کے مغربی علاقوں پر اپنا تسلط قائم کر لیا۔

☆......1526-1747 عیسوی:

اس دوران افغانستان میں مغلیہ خاندان اور صفوی خاندان کے درمیان کشمکش جاری رہی۔

مشرقی افغانستان اور کابل مغلوں کے زیر اثر تھا۔ افغانستان کا مغربی حصہ صفوی خاندان کے زیر تسلط رہا جب کہ بلخ، بدخشاں اور شمالی افغانستان پر ازبکوں کا قبضہ تھا۔

☆......1709 عیسوی:

غلوئی قبیلے کے سردار میر واعظ خان نے صفوی حکومت کے خلاف بغاوت کر دی انہوں نے 1722ء میں اصفہان پر قبضہ کر لیا۔ بعد ازاں اس خاندان نے قندھار و دیگر علاقوں پر بھی اپنا تسلط قائم کر لیا۔

☆......1732 عیسوی:

نادر قلی بیگ المعروف نادر شاہ نے فارس کا بادشاہ بننے کے بعد ہرات کو فتح کیا۔ 1738ء میں قندھار پر قبضہ کیا۔ اس نے یہ سلسلہ کابل، غزنی اور جلال آباد تک جاری رکھا اور وہ دہلی تک پہنچا۔

☆......1747 عیسوی:

نادر شاہ کے کمانڈر احمد شاہ ابدالی نے ریاست افغانستان کی بنیاد رکھی۔ اس نے مغلوں کو ملتان، لاہور اور کشمیر میں شکست دی۔ احمد شاہ ابدالی نے 1747ء میں درانی سلطنت کی بنیاد رکھی جو افغانستان میں 1973ء تک قائم رہی۔ اس نے پشتون قبائل کو ساتھ ملا کر ایک انتظامی حکومت کو فروغ دیا۔

☆......1809 عیسوی:

روس کی جانب سے ہندوستان پر حملہ کرنے کی دھمکیوں کی وجہ سے برٹش انڈیا کے نمائندے الفنسٹن نے 7 جون 1809ء میں افغانستان کے بادشاہ شاہ شجاع سے پشاور میں ملاقات کی۔ یہ افغانستان اور برٹش انڈیا کے درمیان پہلا باضابطہ رابطہ تھا۔

☆......1839-42 عیسوی:

افغانوں اور روسیوں کے درمیان تعاون کے خدشات کے پیش نظر برٹش انڈیا کی فوجوں نے افغانستان پر حملہ کر دیا مگر انگریزوں کو افغانیوں سے شکست اٹھانا پڑی۔ انگریز دوست محمد کی بجائے شاہ

شجاع کو افغانستان کا بادشاہ بنانا چاہتے تھے۔ انگریز جب کابل سے شکست کھانے کے بعد ہندوستان واپس گئے تو افغانوں نے شاہ شجاع کو قتل کردیا۔

☆......**1843-63 عیسوی:**

دوست محمد دوبارہ افغانستان کے بادشاہ بنے اور انہوں نے قندھار، بلخ، ہرات میں بغاوتوں کا خاتمہ کیا۔

☆......**1878 عیسوی:**

روسی جنرل سٹولیو ٹوف کابل آیا اور اس نے افغانوں سے معاہدہ کیا انگریزوں کو جب اس معاہدے کی اطلاع ملی تو انہوں نے 22 نومبر 1878ء کو افغانستان میں ملٹری مشن بھیجا افغانستان کی جانب سے جب مشن کو کابل آنے کی اجازت نہ ملی تو انہوں نے جارحیت کرنے کی کوشش کی مگر دوبارہ انگریزوں کو ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا۔

☆......**1879 عیسوی:**

افغانیوں سے شکست کھانے کے بعد انگریزوں نے 26 مئی 1879ء میں دوستی کا معاہدہ کیا اور افغانستان میں یعقوب خان کی حکومت کو تسلیم کیا۔

☆......**1887 عیسوی:**

روس اور افغانستان کے درمیان سرحدوں کی حد بندی کی گئی۔

☆......**1893 عیسوی:**

افغانستان کے بادشاہ عبدالرحمٰن اور انگریزوں کی جانب سے سرمارٹی ڈیورنڈ کے درمیان 12 نومبر 1893ء میں کابل میں سرحدی معاہدہ طے پایا جسے ڈیورنڈ لائن معاہدہ قرار دیا گیا۔

☆......**1901 عیسوی:**

عبدالرحمٰن کے انتقال کے بعد اس کا بڑا بیٹا حبیب اللہ خان برسراقتدار آیا اور اس نے اپنے والد کی پالیسیوں کو جاری رکھا۔

☆......**1910 عیسوی:**

کابل اور جلال آباد کے درمیان پہلی ٹیلی فون لائن بچھائی گئی۔

☆......**1914-18 عیسوی:**

پہلی جنگ عظیم کے دوران جرمنی نے افغانستان کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کی مگر افغانستان غیر جانبدار رہا۔

☆......**1918 عیسوی:**

کابل میں میوزیم کی بنیاد رکھی گئی جہاں پر بدھ مت غزنوی و دیگر ادوار کی اشیاء محفوظ کی گئیں۔

☆......**1919 عیسوی:**

3 مئی 1919ء کو انگریزوں اور افغانیوں کے درمیان تیسری لڑائی کا آغاز ہوا مگر اس میں بھی انگریزوں کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ بالآخر انگریزوں نے کابل میں افغانیوں سے دوبارہ دوستی اور تعاون کا معاہدہ کیا۔

☆......**1921 عیسوی:**

28 فروری 1921ء میں امان اللہ نے روسی حکومت سے معاہدہ کیا۔

☆......**1924 عیسوی:**

منگل قبائل نے خوست میں امان اللہ کے خلاف بغاوت کردی مگر اسی میں انہیں ناکامی ہوئی۔

☆......**1926 عیسوی:**

افغان روپیہ کی جگہ افغانی کو افغانستان کی کرنسی کا درجہ دیا گیا۔

☆......**1927-28 عیسوی:**

امان اللہ نے افغانستان میں خواتین کی تعلیم پر زور دیا اور انہوں نے یورپ ترکی اور ایران کا دورہ کیا۔

☆......**1929 عیسوی:**

سردار محمد نادر خان افغانستان کے بادشاہ بنے۔

☆......**1931 عیسوی:**

نادر شاہ نے 31 اکتوبر کو افغانستان کے آئین کی داغ بیل ڈالی افغانستان کا سرکاری مذہب سنی اسلام قرار دیا گیا جس کے مطابق یہاں کا بادشاہ سنی ہوگا اور حنفی مسلک کے تحت قانونی فیصلے ہوں گے۔

☆......**1932 عیسوی:**

کابل میں فرانسیسی اور ترک پروفیسرز کی مدد سے میڈیکل سکول کا قیام ہوا۔

☆......**1933 عیسوی:**

8 نومبر 1933ء کو نادر شاہ کو قتل کردیا گیا اور اس کے بعد ان کے 19 سالہ بیٹے محمد ظاہر شاہ کو افغانستان کا بادشاہ بنایا گیا۔

☆......**1936 عیسوی:**

پشتو کو افغانستان کی سرکاری زبان کا درجہ دیا گیا۔

☆......**1939-45 عیسوی:**

افغانستان دوسری جنگ عظیم کے دوران بھی غیر جانبدار رہا۔

☆......**1946 عیسوی:**

کابل میں یونیورسٹی قائم کی گئی۔ 9 نومبر 1946ء کو افغانستان اقوام متحدہ کا رکن بنا۔

☆......**1953 عیسوی:**

لیفٹیننٹ جنرل محمد داؤد خان ستمبر 1953ء میں افغانستان کے وزیراعظم بنے۔

☆......**1963 عیسوی:**

داؤد خان نے پشتونستان ایشو کی وجہ سے استعفیٰ دے دیا اور ان کی جگہ ڈاکٹر محمد یوسف خان وزیراعظم بنے سرحد پر گڑبڑ کی وجہ سے پاکستان نے اپنا بارڈر سیل کردیا۔

☆......**1964 عیسوی:**

ظاہر شاہ نے یکم اکتوبر 1964ء میں افغانستان کو نیا آئین دیا جس میں سیاسی جماعتیں بنانے کی آزادی دی گئی اس کے علاوہ پشتو کے ساتھ ساتھ دری کو بھی افغانستان کی سرکاری زبان کا درجہ دیا گیا۔

☆......**1973 عیسوی:**

سابق وزیراعظم داؤد خان نے افغان کیمونسٹ پارٹی کے ساتھ مل کر 17 جولائی 1973ء کو ظاہر شاہ کی حکومت کا خاتمہ کردیا۔

☆......**1978 عیسوی:**

27 اپریل 1978ء میں مارکسسٹ ملٹری کمانڈروں نے کابل میں خونی بغاوت کردی اور داؤد خان کو قتل کردیا گیا نور محمد ترا کی افغانستان کے صدر مقرر ہوئے افغانستان میں خانہ جنگی کی ابتداء ہوئی حفیظ اللہ امین نے ستمبر 1979ء میں ترا کی کو قتل کرکے تمام اختیارات سنبھال لئے امین نے بغاوتوں کو دبانے کے لئے سوویت یونین سے امداد طلب کی 14 فروری 1978ء کو افغانستان میں امریکی سفیر ایڈولف ڈبز کو قتل کردیا گیا۔

☆......**1979 عیسوی:**

27 ستمبر 1979ء کو روسی فوجوں نے افغانستان میں فوج کشی کی ببرک کارمل کو افغانستان کا صدر بنا دیا گیا۔

☆......**1981 عیسوی:**

جنگ کے دوران 9 مئی 1981ء تک تقریباً 20 لاکھ افغان مہاجرین پاکستان پہنچ چکے تھے بعدازاں ان کی تعداد 30 لاکھ تک پہنچ گئی جب کہ 20 لاکھ مہاجرین نے ایران میں ہجرت کی 22 اگست 1981ء میں 5 افغان گروپس نے آپس میں اتحاد کرکے روس کے خلاف جہاد کا اعلان کیا۔

☆......**1984 عیسوی:**

26 جولائی 1984ء کو امریکی کانگرس نے افغانستان کے لئے 50 ملین ڈالر کی امداد کا اعلان کیا 20 نومبر 1984ء کو امریکہ نے افغانستان کے لئے 280 ملین ڈالر سالانہ کا اعلان کیا۔

☆......**1985 عیسوی:**

مجاہدین کی سات بڑی تنظیموں نے مشترکہ طور پر الائنس بنا کر سیاسی اور عسکری جدوجہد کا فیصلہ کیا۔

☆......**1986 عیسوی:**

2 اپریل 1986ء کو امریکہ کی جانب سے مجاہدین کو سٹنگر میزائل دیئے گئے کندھے پر رکھ کر چلائے جانے والے سٹنگر میزائلوں نے روسی فضائیہ کو بڑا نقصان پہنچایا۔ ستمبر 1986ء میں ببرک کارمل کی جگہ ڈاکٹر نجیب اللہ افغانستان کے صدر بنے۔

☆......**1988 عیسوی:**

جنیوا میں افغانستان میں ہونے والی جنگ کو ختم کرنے کے لئے 1981ء سے اقوام متحدہ کی جانب سے کوششیں جاری تھیں لہٰذا 14 اپریل 1988ء میں افغانستان پاکستان سوویت یونین اور امریکہ کے درمیان معاہدہ طے پایا کہ آئندہ 9 ماہ میں روسی فوجیں افغانستان سے چلی جائیں گی 15 مئی سے فوجوں کی واپسی کا سلسلہ شروع ہوگیا۔

☆......**1989 عیسوی:**

15 فروری تک روس کی فوجیں افغانستان سے جا چکی تھیں 23 فروری کو افغانستان میں نگران حکومت کا قیام عمل میں آیا اور صبغت اللہ مجددی افغانستان کے عبوری صدر بنائے گئے۔

☆......**1991 عیسوی:**

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل پیریز ڈیکویار نے 21 مئی 1991ء کو افغانستان میں امن قائم کرنے کے لئے تجاویز پیش کیں مگر افغانستان کی عبوری حکومت نے انہیں مسترد کردیا۔

☆......**1992 عیسوی:**

16 اپریل 1992ء میں ڈاکٹر نجیب اللہ نے استعفیٰ دے دیا 25 اپریل کو کابل پر احمد شاہ مسعود اور انجینئر گلبدین حکمت یار نے قبضہ کرکے اسلامک جہاد کونسل کا قیام عمل میں لاکر 28 جون 1992ء میں ملا برہان الدین ربانی کو افغانستان کا صدر بنا دیا گیا بعد ازاں مختلف قبائل اور مجاہدین کے درمیان خانہ جنگی شروع ہوگئی۔

☆......**1993 عیسوی:**

7 مارچ 1993ء میں اسلام آباد میں افغانستان میں امن قائم کرنے کے لئے معاہدہ کیا گیا جس کے تحت برہان الدین ربانی صدر اور گلبدین حکمت یار وزیراعظم بنائے گئے۔

☆......**1993-94 عیسوی:**

ربانی اور حکمت یار کے درمیان اختلاف بڑھتے گئے اور پھر افغانستان میں خانہ جنگی کا آغاز ہوگیا۔ بین الاقوامی سطح پر اس بدامنی کو روکنے کے لئے متعدد کوششیں کی گئی مگر بے سود ثابت ہوئیں۔

☆......**1994 عیسوی:**

اگست 1994ء میں طالبان افغانستان میں نمودار ہوئے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے انہوں نے افغانستان میں تمام خرافات اور خرابیوں کا خاتمہ کرکے اسلامی حکومت قائم کرلی تمام افغان قبائل اور مجاہدین نے ملا محمد عمر اخوند کو اپنا امیر تسلیم کیا۔

☆......**1995 عیسوی:**

فروری 1995ء میں طالبان افغانستان کے 10 صوبوں میں اپنی حکومت قائم کرچکے تھے 27 ستمبر 1995ء میں کابل پر قبضہ کرکے برہان الدین ربانی کی حکومت کا خاتمہ کیا پاکستان نے طالبان کی حکومت کو تسلیم کیا طالبان نے افغانستان میں شریعت نافذ کرکے اسے اسلامی ملک کا درجہ دیا غیر اسلامی حرکات پر سختی سے پابندی عائد کردی گئی۔

☆......**1998 عیسوی:**

8 فروری 1998ء میں تخار میں شدید زلزلہ آیا جس سے تقریباً ساڑھے چار ہزار افراد ہلاک ہوئے اور سینکڑوں زخمی و بے گھر ہوگئے 9 اگست 1998ء میں طالبان نے مزار شریف پر بھی قبضہ کرلیا۔ 20 اگست 1998ء میں امریکہ نے خوست میں کروز میزائلوں سے حملہ کیا امریکہ نے الزام عائد کیا کہ 7 اگست

باقی صفحہ 7 پر

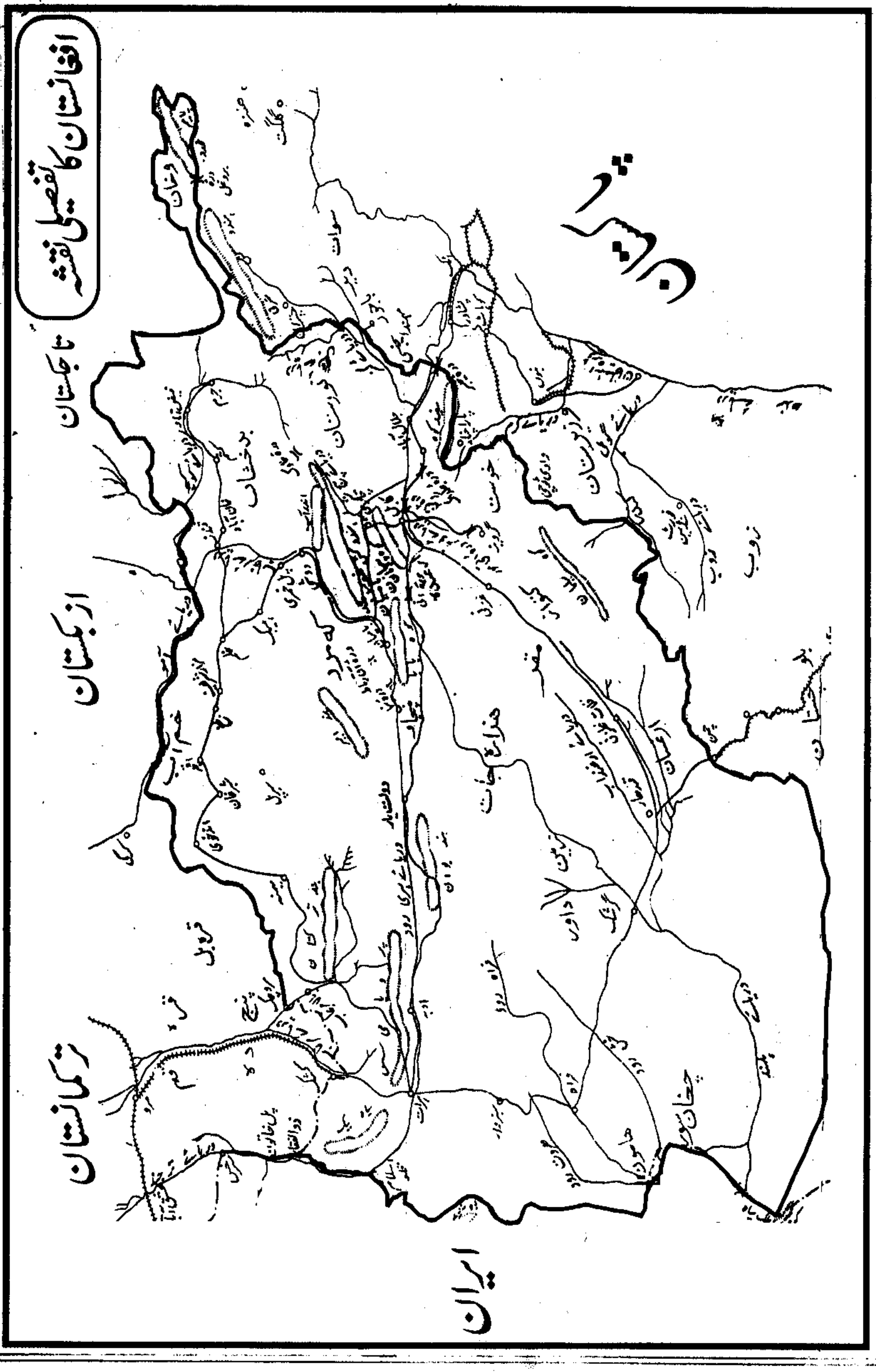
افغانستان کا تفصیلی نقشہ
تاجکستان
ازبکستان
ترکمانستان
ایران

1998ء میں نیروبی اور تنزانیہ کے امریکی سفارت کاروں پر حملے اسامہ بن لادن نے کروائے ہیں لہٰذا افغانستان میں ان کے ٹھکانوں کو نشانہ بنایا گیا۔

☆..... 2001 عیسوی:

11 ستمبر کو نیویارک میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور واشنگٹن میں پینٹا گون پر طیارے ٹکرائے اور امریکہ نے اسے اسامہ بن لادن اور القاعدہ کی کارروائی قرار دیا چنانچہ اسی سلسلے میں 7 اور 8 اکتوبر کی درمیانی رات کو امریکہ اور برطانیہ نے افغانستان پر میزائلوں سے حملہ کر دیا اور طالبان نے پسپائی اختیار کر لی۔

2001ء تا 2003ء

اتحادی افواج کی تباہ کن کارروائی کے نتیجہ میں طالبان حکومت کا خاتمہ کر دیا گیا۔ طالبان کے سربراہ ملا عمر اور القاعدہ نیٹ ورک کے اسامہ بن لادن نامعلوم مقامات پر روپوش ہو گئے۔ اتحادی افواج کی مدد شمالی اتحاد نے کی اور وہ افغان شہروں پر قبضہ کرتے گئے۔

☆ افغانستان میں عبوری حکومت کے قیام کیلئے نومبر کے آخری ہفتہ میں جرمنی کے شہر بون میں اقوام متحدہ کے تحت کانفرنس ہوئی جس میں مختلف افغان دھڑوں نے شرکت کی اور 4 دسمبر کو عبوری حکومت کی تشکیل پر اتفاق کیا گیا اور پشتون راہنما حامد کرزئی کو عبوری انتظامیہ کا سربراہ اور 29 رکنی کابینہ تشکیل دی گئی کہ 22 دسمبر تک اقتدار سپرد کر دیا جائے گا۔

☆ 23 دسمبر 2001ء کو افغان عبوری انتظامیہ کا پہلا اجلاس ہوا۔

☆ 18۔ اپریل 2002ء کو سابق افغان بادشاہ ظاہر شاہ 29 سالہ جلاوطنی کے بعد افغانستان پہنچے۔

☆ جون 2003ء میں حامد کرزئی کو آئندہ ڈیڑھ برس کیلئے افغانستان کا صدر منتخب کر لیا گیا۔

☆ افغانستان میں اس وقت اقوام متحدہ کی امن فوج تعینات ہے اسے مختلف مقامات پر مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور آئے دن فوجیوں کی ہلاکتیں بھی ہو رہی ہیں۔ افغانستان کی اقتصادی تعمیر نو کا مرحلہ ابھی بہت دور دکھائی دے رہا ہے۔ پاکستان سے افغان مہاجرین کی واپسی کا کام بھی شروع ہو چکا ہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم راجہ نصیر احمد ناصر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ کے چچا مکرم راجہ غلام فرید صاحب مورخہ 29 جون 2003ء کی رات بعمر 86 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ کئی سال تک جماعت احمدیہ بھکہ شریف کے صدر رہے اور 1974ء میں ڈسٹرکٹ جیل سرگودھا میں اسیر راہ مولیٰ رہنے کی سعادت بھی پائی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے 3 بیٹے اور 2 بیٹیاں اور ان کی اولاد یادگار چھوڑی ہے۔ آپ کی اولاد میں مکرم راجہ غلام احمد صاحب دوبئی، مکرم راجہ صلاح الدین صاحب ناروے، مکرم راجہ محمد یوسف صاحب کینیڈا، مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ چک نمبر 87 شمالی مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ بھکہ شریف شامل ہیں۔ مکرم راجہ غلام احمد صاحب دوبئی سے جنازہ میں شرکت کرنے کیلئے ربوہ پہنچ گئے۔ مرحوم کی نماز جنازہ مورخہ 30 جون کو محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم راجہ نصیر احمد ناصر صاحب نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

اعلان داخلہ

○ پنجاب یونیورسٹی کالج آف انفارمیشن ٹیکنالوجی لاہور (PUCIT) نے ماسٹر آف کمپیوٹر سائنس، ماسٹر آف ای کامرس، ماسٹر آف انفارمیشن ٹیکنالوجی، بیچلرز (آنرز) کمپیوٹر سائنس اور بیچلرز (آنرز) آف انفارمیشن ٹیکنالوجی میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 9۔ اگست تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے جنگ یکم جولائی۔

○ یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور نے مختلف مضامین میں M.Sc کیلئے داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 23 جولائی تک وصول کئے جائیں گے۔ مزید معلومات کیلئے جنگ یکم جولائی۔

○ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی نے BS (کمپیوٹر سائنس) BCS اور PGD کمپیوٹر سائنس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 5۔ اگست تک وصول کئے جائیں گے۔ مزید معلومات کیلئے جنگ یکم جولائی۔

○ پوسٹ گریجویٹ میڈیکل انسٹیٹیوٹ سروسز ہسپتال لاہور نے FCPS پارٹ II کورسز میں داخلہ کیلئے امیدواران سے درخواستیں طلب کی ہیں۔ درخواستیں 10 جولائی تک وصول کی جائیں گی۔ مزید معلومات کیلئے جنگ یکم جولائی۔

(نظارت تعلیم)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

عراق میں 4۔ امریکی ہلاک عراق میں امریکی افواج پر حملوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ تازہ ترین راکٹ حملوں میں 4۔ امریکی فوجی ہلاک ہو گئے۔ نامعلوم افراد نے 2 فوجی گاڑیوں کو راکٹوں سے نشانہ بنایا۔ ایک گاڑی مکمل طور پر تباہ ہو گئی۔ فلوجہ کی ایک مسجد میں بم دھماکہ سے 6 شہری جاں بحق ہو گئے۔ ایک مریض کو ہسپتال لے جانے والی ایمبولینس پر امریکی فوج کی فائرنگ سے 4 افراد جاں بحق اور 2 زخمی ہو گئے۔ امریکی افواج نے بغداد میں وسیع پیمانے پر پکڑ دھکڑ شروع کر رکھی ہے۔ عراق میں کئی دیگر مقامات پر بھی امریکیوں پر حملے ہوئے۔ امریکیوں کا موقف ہے کہ فلوجہ کی مسجد میں دھماکہ خیز مواد چھپایا گیا تھا۔ فلوجہ میں دو اور جگہوں پر بھی دھماکے ہوئے جن سے 13 شہری زخمی ہو گئے۔

بھارت اور متحدہ عرب امارات کے درمیان دفاعی معاہدہ بھارت اور متحدہ عرب امارات نے ایک دفاعی معاہدے پر دستخط کر دیئے ہیں دونوں ممالک ہتھیاروں کی درآمد برآمد اور دہشت گردی کے خاتمے کیلئے ایک دوسرے سے تعاون کریں گے۔

مسجد کی بنیادیں شہید کر دیں اسرائیلی فوج نے مسیحیوں کے مقدس مقام الناصرہ کے قریب واقع مسجد کی بنیادوں کو بلڈوزر کی مدد سے شہید کر دیا ہے۔ اسرائیلی فوجیوں کی فائرنگ سے ایک فلسطینی جاں بحق ہو گیا۔ عدالت نے مسجد کی تعمیر روکنے کا حکم دیا تھا۔ مظاہرہ کرنے والے 7۔ افراد گرفتار کر لئے گئے۔

چیف اسلحہ انسپکٹر ریٹائرڈ اقوام متحدہ کے چیف اسلحہ انسپکٹر ہانس بلکس ریٹائرڈ ہو گئے ہیں۔ وہ 30 جون کو آخری بار نیویارک میں اپنے دفتر آئے۔ ہانس بلکس 2000ء سے اقوام متحدہ کے چیف اسلحہ انسپکٹر کے طور پر فرائض سرانجام دیتے رہے۔ ہتھیاروں کی تلاش کیلئے کئی بار عراق کا دورہ کیا آخری رپورٹ میں عالمی عدالت کو بتایا کہ عراق میں کسی قسم کے ایٹمی ہتھیار موجود نہیں۔ ہانس بلکس سویڈش ہیں۔ اپنی نرم طبیعت اور مستقل مزاجی کی وجہ سے دنیا بھر میں مقبول ہیں۔

36 ممالک کو دھمکی واشنگٹن نے دنیا کے 36 ممالک کو دھمکی دی ہے کہ امریکی فوجیوں کو عالمی عدالت میں پیش کیا گیا تو دفاعی امداد نہیں ملے گی۔

غیر مشروط معائنہ سے انکار ایران نے ایٹمی تنصیبات کا غیر مشروط معائنہ کرانے سے انکار کر دیا ہے۔ برطانیہ اور ایران کے مذاکرات ناکام ہو گئے ہیں۔ برطانوی وزیر خارجہ نے کہا کہ ایران کا عراق سے موازنہ نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ایسی صورتحال نہیں۔

امریکی پالیسی کے باعث کشیدگی شمالی کوریا نے کہا ہے کہ امریکی پالیسی کے باعث خطہ کشیدگی سے دوچار ہو گیا ہے۔ کسی بھی لمحے جنگ چھڑ سکتی ہے۔ امریکہ نے ہماری بحری یا فضائی ناکہ بندی کرنے یا کسی قسم کی پابندیاں لگانے کی کوشش کی تو سختی اور بے رحمی سے جواب دیں گے۔

چین۔ میکسیکو اور امریکہ میں بارشیں چین۔ میکسیکو اور امریکہ سمیت دنیا کے مختلف ممالک میں بارش سے زبردست تباہی ہوئی ہے۔ جنوبی چین میں شدید بارشوں سے 148۔ افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ کروڑوں افراد بارشوں سے متاثر ہوئے اور اربوں روپے کا نقصان ہوا ہے۔ میکسیکو میں بارش کے بعد مٹی کے تودے گرنے سے 7۔ افراد جاں بحق ہو گئے۔ امریکہ میں نیو آرلینز میں بارشوں اور طوفان سے 2 لاکھ افراد بے گھر ہو گئے ہیں۔ بھارتی ریاست آسام میں بھی بارشوں کا سلسلہ جاری ہے مزید 5۔ افراد ہلاک ہو گئے ہیں جبکہ 3 لاکھ افراد بے گھر ہو چکے ہیں۔

تیل کی قیمتوں میں اضافہ کے خلاف مظاہرہ نائیجیریا میں تیل کی قیمتوں میں اضافے کے خلاف مظاہروں اور ہڑتال میں 4۔ افراد ہلاک اور 80 گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

عالمی ریکارڈ یافتہ جاپانی آبدوز لاپتہ دنیا میں سب سے زیادہ غوطہ لگانے والی آبدوز بحرالکاہل میں لاپتہ ہو گئی ہے اس آبدوز نے 1995ء میں بحرالکاہل میں 911 میٹر گہرائی تک غوطہ لگا کر عالمی ریکارڈ قائم کیا تھا۔ تین میٹر لمبی آبدوز پر کوئی سوار نہ تھا۔ اس میں دو خودکار بازو اور چار ٹی وی کیمرے نصب تھے اسے ڈیڑھ کروڑ ڈالر کی لاگت سے تیار کیا گیا تھا۔ لاپتہ ہونے والی ''کائیکو'' آبدوز سمندر کی گہرائی سے حشرات یا کے نمونے بھی لاتی تھی جنہیں ادویات کی تحقیق میں استعمال کیا جاتا تھا۔ کچھ عرصہ پہلے اس نے سمندر کی تہہ میں ایک جاپانی تباہ شدہ جہاز کی نشان دہی کی تھی۔ 29 مئی کو اس وقت لاپتہ ہوئی جب وہ جنوبی جاپان میں زلزلوں کی تحقیقات کے زیر سمندر مشن کے دوران انتہائی گہرائی میں سفر کر رہی تھی۔ سمندری طوفان کے باعث اس کی رسی ٹوٹ گئی اور کنٹرول روم سے رابطہ منقطع ہو گیا۔

مزید فوج عراق جائے گی امریکی وزیر دفاع رمزفیلڈ نے کہا ہے کہ صدام کبھی واپس نہیں آ سکتے۔ اس ماہ مزید اتحادی فوج عراق پہنچے گی۔ صدام کے وفاداروں کی جانب سے مزید حملوں کی توقع ہے۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ جاری رہے گی۔ پولینڈ اور برطانیہ کی قیادت میں 2 ڈویژن فوج عراق جانے کی تیاریاں کر رہی ہے۔

جماعت اسلامیہ اور سمگلروں کے خلاف جنگ فلپائن کی صدر گلوریا ارویو نے کہا ہے کہ فلپائن انڈونیشیا اور ملائیشیا القاعدہ کی ذیلی تنظیم جماعت اسلامیہ اور سمگلروں کے خلاف مل کر جنگ کریں گے۔ جماعت اسلامیہ نئے حملوں کی تیاری کر رہی ہے۔

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعرات	3۔جولائی	زوال آفتاب	12-12
جمعرات	3۔جولائی	غروب آفتاب	7-20
جمعہ	4۔جولائی	طلوع فجر	3-25
جمعہ	4۔جولائی	طلوع آفتاب	5-05

جرمنی نے پاکستان پر عائد دفاعی پابندیاں ختم کر دیں

جرمنی نے پاکستان پر عائد دفاعی پابندیاں ختم کر دی ہیں۔ یہ بات صدر جنرل پرویز مشرف نے برلن میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے بتائی۔ پاکستان اب دفاعی ساز وسامان جرمنی سے خرید سکے گا۔ جرمنی پاک فضائیہ کو ریڈار سسٹم کیلئے فاضل پرزے فراہم کریگا۔ قبل ازیں جرمنی نے پاکستان کو سپیئر پارٹس خریدنے کی پابندی عائد کر رکھی تھی۔ جرمنی تجارت کے شعبہ میں پاکستان کی مدد کرے گا۔

اس موقعہ پر صدر نے اس بات کا اظہار بھی کیا کہ سرحد پار دہشت گردی روکنے کیلئے جو کچھ کر سکتے تھے وہ ہم نے کر دیا ہے۔ اب عالمی طاقتیں مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں بند کروائے۔

صوبہ سرحد کی جمہوریت کے بارہ میں صدر جنرل مشرف نے کہا کہ وہاں جمہوریت چلتی رہے گی لیکن ہم وہاں طالبانائزیشن کی اجازت نہیں دینگے۔ صدر نے کہا کہ سرحد حکومت کے بعض اقدامات پر جرمنی نے تشویش کا اظہار کیا ہے۔ ہم نے انہیں کہا کہ پاکستان میں انتہا پسندوں کی تعداد بہت کم ہے۔ اس کے ازالے کیلئے جمہوری طریقے اختیار کئے جائیں گے۔

نصرت شہباز کو بیٹیوں سمیت سعودی عرب بھیج دیا گیا

پاکستان مسلم لیگ (ن) کے صدر شہباز شریف کی اہلیہ نصرت شہباز ان کی دو بیٹیوں اور ایک خادمہ کو لاہور سے گرفتار کر کے سعودی عرب ملک بدر کر دیا گیا۔ سخت پہرے میں شہباز فیملی کو لاہور سے اسلام آباد لے جایا گیا جہاں سے انہیں سعودی ایئر لائنز پر جدہ بھجوا دیا گیا۔ شہباز فیملی کے خلاف حکومتی رویہ پر مسلم لیگ ن کے پنجاب بھر میں احتجاجی مظاہرے ہوئے ہیں۔ اور اسے حکومت کی انتقامی کارروائی کی بدترین مثال قرار دیا گیا ہے۔

مجلس عمل کی طرف سے ملک گیر احتجاج کا اعلان

سرحد سے قومی اسمبلی کے رکن کی نااہلی پر متحدہ مجلس عمل نے جمعہ کے دن ملک گیر احتجاج منانے کا اعلان کیا ہے۔ ایم ایم اے کے رکن مفتی ابرار سلطان کی نااہلی کو سیاسی فیصلہ کہا گیا ہے اور کہا ہے کہ یہ فیصلہ حکومتی دباؤ کے تحت کیا گیا ہے۔ نماز جمعہ کے بعد ملک بھر میں مساجد کے باہر احتجاج ہوگا۔ لاہور میں قاضی حسین احمد، کراچی میں نورانی، اسلام آباد میں فضل الرحمٰن مظاہروں کی قیادت کرینگے۔ اور دینی مدارس کے لاکھوں طلباء اپنی اسناد کے تحفظ کیلئے احتجاج کرینگے۔

پرنس کریم آغاخان جنرل مشرف کو عشائیہ دینگے

اسماعیلی فرقہ کے پیشوا پرنس کریم آغاخان جنرل پرویز مشرف کو دورہ فرانس کے اختتام پر پیرس سے 80 میل دور اپنی ذاتی ریاست میں عشائیہ دینگے۔ اس عشائیہ میں وزیر اعظم برطانیہ اور فرانس کے صدر بھی شریک ہونگے۔

بس سروس 11 جولائی سے شروع کرنے کی تجویز

بھارت نے پاکستان کو دہلی لاہور بس سروس 11 جولائی سے دوبارہ شروع کرنے کی تجویز دے دی ہے۔ پاکستان اور بھارت دونوں نے بس عملے کو ویزے جاری کر دیئے ہیں۔

سری لنکا میں 256 پاکستانی گرفتار

سری لنکا میں 256 غیر قانونی پاکستانی تارکین وطن گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ ان افراد کو کولمبو کے جنوب میں 200 کلومیٹر دور کار گو جہاز ٹرالر اور ساحل پر چھاپوں کے دوران پکڑا گیا۔ سری لنکا کی بحریہ نے جہاز گھیرے میں لے لیا۔ بتایا گیا ہے کہ یہ لوگ غیر قانونی طور پر اٹلی جانے کیلئے سری لنکا آئے تھے۔

سپیشل اولمپکس پاکستانی سکواڈ کی واپسی

پاکستان کا اسپیشل اولمپکس اسکواڈ آئر لینڈ میں سمر گیمز میں شرکت کے بعد واپس وطن پہنچ گیا جہاں ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ پاکستانی اسکواڈ نے ان گیمز میں مجموعی طور پر 92 میڈلز جیتے ان میں 44 طلائی، 35 چاندی اور 13 کانسی کے میڈل شامل ہیں۔

نیوزی لینڈ کراچی میں نہیں کھیلے گی

نومبر میں پانچ ونڈے میچوں کیلئے آنے والی نیوزی لینڈ کی ٹیم نے کہا ہے کہ وہ کراچی میں میچ میں نہیں کھیلے گی۔ گزشتہ دورہ میں شیرٹن ہوٹل بم دھماکہ کے بعد نیوزی لینڈ نے بقیہ دورہ منسوخ کر دیا تھا۔ نیوزی لینڈ کی اس درخواست کو قبول کر لیا گیا ہے۔ کراچی کے متبادل میچ کی جگہ کا اعلان بعد میں کر دیا جائے گا۔

لاہور میں بسوں کی ہڑتال

لاہور میں اڈا فیس کے اضافے کے خلاف نان اے سی بسوں نے ہڑتال کر دی جس کی وجہ سے مسافروں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ لاہور سے نہ کوئی بس جا سکی اور نہ ہی لاہور میں آئی۔ پنجاب بھر میں اڈے سنسان رہے۔ جنرل بس سٹینڈ سے چلنے والی بسوں پر اڈا فیس میں ضلعی حکومت نے 6 گنا اضافہ کر دیا ہے۔

عباسیہ لنک کینال میں پانچ بچے ڈوب گئے

12 سال قبل مکمل ہونے والی عباسیہ لنک کینال میں منگل کے روز پانی چھوڑا گیا۔ اور پہلے روز ہی اس نہر میں پانچ کمسن بچے ڈوب گئے۔ بستی بڈوڈی کے بچے کھیل کود کے لئے نہر پر گئے تھے۔ لوگوں کو آگاہ کئے بغیر پانی چھوڑنے پر لوگوں نے احتجاج کیا ہے۔ نہر میں پانی چھوڑتے وقت اوچ شریف اور گرد ونواح کے لوگ جمع ہوگئے جہاں جشن کا سماں تھا۔

آئی ایم ایف سے 12 کروڑ ڈالر کی قسط مل گئی

بین الاقوامی مالیاتی ادارے کی جانب سے تخفیف غربت اور گروتھ فیسلٹی پروگرام کے تحت 12 کروڑ دس لاکھ ڈالر پاکستان کو مل گئے ہیں۔ سٹیٹ بینک کے ترجمان کے مطابق اس قسط کی منظوری آئی ایم ایف نے گزشتہ ماہ دی تھی۔ ملکی زرمبادلہ کے ذخائر 10۔ارب 72 کروڑ ڈالرز ہوگئے ہیں۔

موٹروے پولیس کو جدید ہیلی کاپٹرز دیئے جائیں گے

وفاقی وزیر مواصلات احمد علی نے کہا ہے کہ حکومت موٹروے پولیس کو ریسکیو آپریشنز اور زخمی مسافروں کو فوری طبی امداد پہنچانے کیلئے جدید ہیلی کاپٹرز کا بیڑہ فراہم کریگی۔ اس سلسلے میں آئی جی موٹروے پولیس ضیاء الحسن کو سمری بھجوانے کی ہدایت کی گئی ہے۔ وزیر اعظم سے ملاقات کے دوران آئی جی نے بریفنگ دی اور وزیر اعظم نے موٹروے پولیس کی کارکردگی کو سراہا ہے۔

گمشدہ کاغذات

ارشد محمود صاحب ابن وزیر احمد صاحب 4/3 دارالیمن وسطی حمد ربوہ کی میٹرک / ایف اے کی سند، ڈومیسائل اور شناختی کارڈ دارالیمن سے گولبازار جاتے ہوئے گر گئے ہیں۔ جس کو ملیں دفتر صدر عمومی میں پہنچا دیں۔

(صدر عمومی ربوہ)

اعلان داخلہ O-Level

نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ

بہترین ماحول اور اعلیٰ تعلیمی نتائج کے حامل تعلیمی ادارہ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ سے O-Level کرنے کے خواہشمند احمدی طلباء وطالبات کے لئے سنہری موقع۔ لڑکوں کیلئے ہوسٹل کی سہولت اور پاکستان کے دوسرے بڑے شہروں کی نسبت نہایت کم اخراجات، مرکز کے عمدہ دینی ماحول میں تعلیم حاصل کرنے کے اس موقع سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ مزید تفصیلات کیلئے نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کے دفتر سے رابطہ فرمائیں۔

فون نصرت جہاں اکیڈمی: 624-212067

گائیڈ لائن اکیڈمی کی دو اہم کتب

- خلافت رابعہ کی فتوحات وترقیات
- ایم ایم احمد۔ شخصیت اور خدمات

مرتبہ: عبدالسمیع خان صاحب

ربوہ میں الفضل برادرز پر دستیاب ہیں

مکان کرایہ کیلئے خالی ہے

ایک مکان 6A/37 فیکٹری ایریا ربوہ کرایہ کیلئے خالی ہے جس میں 5 کمرے، کچن، اٹیچ باتھ کے ساتھ پانی بجلی سوئی گیس، ٹیلیفون کی سہولت ہے۔ برائے رابطہ ربوہ فون 213395-211778 لاہور: 7280128

موسم گرما کیلئے کیور ریٹو ادویات

SUMMER TONIC TABS	25/-	گرمی، لو، ہیٹ سٹروک سے بچاؤ اور بداثرات کیلئے خوش ذائقہ ٹکیاں
HEAT CURE	30/-	گرم موسم یا خوراک ناقابل برداشت ہو۔
EPISTAXIS CURE	30/-	نکسیر، گرمی یا چوٹ وغیرہ سے ناک سے خون آنا۔
SUN HEADACHE CURE	30/-	سورج کی گرمی سے سردرد ہونا۔

ادویات ولٹریچر ہمارے سٹاکسٹ سے یا براہ راست ہیڈ آفس سے طلب فرمائیں۔

کیور ریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی انٹرنیشنل ربوہ

فون آفس: 213156 کلینک: 214606 سیکر: 214576 فیکس: 212299

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29